فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 37)

سارے گھر والے نیک کیسے بنیں؟

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکرہ نمبر 29 اور 30 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیہ کے شعبے "فیضانِ مدنی مذاکرہ" نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پہلے اسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنّتوں بھرے بیانات، عِلم و حکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دِلوں میں مَدَنی اِنقلاب بَرپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اَعمال، فَضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ مُعاملات اور دِیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حِکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دِلچسپ اور عِلم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مُقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اِضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مُطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اَعمال اور ظاہر و باطن کی اِصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حُصُولِ عِلمِ دِین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر اِرادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

۲ جمادی الآخر ۱۴۳۹ھ / 19 فروری 2018ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سارے گھر والے نیک کیسے بنیں؟

(مع دیگر دلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

درود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ، فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرًا یعنی جس کے پاس میرا ذِکر ہو اُسے چاہیے کہ وہ مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے کیونکہ جو مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رَحمتیں نازِل فرمائے گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سارے گھر والے نیک کیسے بنیں؟

سُوال: سارے گھر والوں کو نیک کیسے بنایا جائے؟

جواب: اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نیک بنانے اور گناہوں سے بچانے کے لیے

مدینہ

1 ...... معجمِ اوسط، من اسمہ الفضل، ۳/ ۴۰۲، حدیث: ۴۹۴۸ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

گھر میں مَدَنی ماحول بنانا اِنتہائی اَہم و ضَروری ہے کہ اس سے گھر والوں کی اِصلاح ہوتی ہے اور وہ نیک بنتے ہیں۔ قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جہاں ہمیں اپنی اِصلاح کرنے اور جہنم کی آگ سے بچنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے تو وہاں اپنے گھر والوں کی اِصلاح کرنے اور انہیں جہنم کی آگ سے بچانے کا حکم بھی اِرشاد فرمایا ہے۔ چُنانچہ خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

اِس آیتِ مُبارَکہ میں اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کی اِصلاح کا حکم بھی موجود ہے اس کے باوجود بعض مبلغین اپنے گھر والوں کی اِصلاح کی کوشش سے یکسر غافل رہتے ہیں۔ محلے بھر میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے ہیں مگر گھر والوں کی اِصلاح پر بالکل تَوَجُّہ نہیں دیتے۔ گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوتی ہیں، اس کے باوجود ماتھے پر بَل تک نہیں آتا، انہیں سمجھانے کی کوشش تک نہیں کی جاتی حالانکہ ”بچّہ جیسے آٹھویں سال میں قدم رکھے اس کے وَلی (یعنی سرپرست) پر لازِم ہے کہ اسے نماز روزے کا حکم دے اور جب اُسے گیارہواں (سال) شروع ہو تو وَلی پر واجب ہے کہ صوم وصلوٰۃ (یعنی روزے اور نماز کے ادا نہ کرنے) پر مارے بشرطیکہ روزے کی طاقت

www.dawateislami.net

ہو اور روزہ ضَرر (یعنی نقصان) نہ کرے۔"[1] حدیثِ پاک میں ہے: جب بچّے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو۔[2] یاد رہے کہ بچوں کو یہ مارنا اِصلاح کے لیے ہو نہ کہ غُصَّہ نکالنے کے لیے اور "مار بھی لاٹھی اور چھڑی وغیرہ کے ساتھ نہ ہو بلکہ بچوں کی طاقت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے نَرمی کے ساتھ ہاتھ سے ہو اور وہ بھی تین ضَربوں سے زائد نہ ہو۔"[3]

اِسی طرح اگر کسی کے گھر کی خواتین بے پردہ گھومتی ہیں تو اُسے چاہیے کہ وہ غیرت کھائے اور انہیں پَردے کا پابند بنائے۔ اگر باوُجُودِ قدرت اُس نے اپنی عورَتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے منع نہ کیا تو وہ "دَیُّوث"[4] ہے اور دَیُّوث کے لیے حدیثِ پاک میں جنَّت سے محرومی کی سخت وعید آئی ہے۔ چُنانچہ مالکِ کوثر و جنَّت، محبوبِ ربّ العِزَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت ہے: تین شخص جنَّت میں نہ جائیں گے: ماں باپ کو اِیذا دینے والا، دَیُّوث اور مَردوں کی صورت بنانے والی عورت۔[5]

مدینہ

1. فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۳۴۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
2. ابوداود، کتاب الصلوة، باب متی یؤمر الغلام بالصلوة، ۱/ ۲۰۸، حدیث: ۴۹۵ دار احیاء التراث العربی بیروت
3. نور الایضاح مع مراقی الفلاح، کتاب الصلوة، ص ۱۰۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
4. جو اپنی عورت یا اپنی کسی محرم پر غیرت نہ رکھے وہ دَیُّوث ہے۔ (دُرِّمختار، کتاب الحدود، ۶/ ۱۱۳ دار المعرفۃ بیروت)
5. مستدرک حاکم، کتاب الایمان، ثلاثۃ لایدخلون الجنۃ...الخ، ۱/ ۲۵۲، حدیث: ۲۵۲ دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ خود بھی نیکیاں کرے، گناہوں سے بچے اور اپنے اہلِ خانہ کی بھی اِصلاح کا سامان کرتا رہے کہ انہیں علم و اَدب سکھانا اور ان کی اِصلاح کرنا ہماری ذِمَّہ داری ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اِلْکِیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہم پر فرض ہے کہ اپنی اَولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو دِین کی تعلیم دیں، اچّھی باتیں سکھائیں اور اُس اَدب و ہُنر کی تعلیم دیں جس کے بِغیر چارہ نہیں۔[1]

گنہگارو آؤ، سِیہ کارو آؤ
گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ
تمہیں عاشقِ مصطفٰے مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش)

مَدَنی ماحول بنانے کا طریقہ

سُوال: مَدَنی ماحول بنانے کا طریقہ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: گھر میں مَدَنی ماحول بنانا ہو یا محلے میں یا خاندان میں اس کے لیے سب سے پہلے اپنے کِردار کو پاکیزہ رکھنا ضَروری ہے۔ اگر آپ باعمل، حُسنِ اَخلاق اور اعلیٰ کِردار کے مالِک ہوں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بات جلد اَثر کرے گی اور آپ مَدَنی ماحول بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یاد رکھیے! کسی کی اِصلاح کرنے

مدینہ

1 ...... تفسیر قرطبی، پ ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ: ۶، الجزء: ۱۸، ۹/ ۱۴۸ دار الفکر بیروت

اور مَدَنی ماحول بنانے کے لیے نَرمی اور حِکمتِ عملی بہت ضَروری ہے۔ اگر نرمی کے بجائے گرمی سے کام لیا تو کسی کی اِصلاح ہونے اور مَدَنی ماحول قائم ہونے کی کوئی اُمّید نہیں لٰہذا نرمی اور حِکمتِ عملی اپنا لیجیے۔ اگر کسی کے والِد صاحب یا بھائی داڑھی نہیں رکھتے یا بہنیں اور والِدہ شَرعی پَردہ نہیں کرتیں تو اِبتداءً انہیں داڑھی رکھنے اور شَرعی پردے پر مجبور کرنے کے بجائے نمازی بنانے کی کوشش کی جائے، جب یہ نمازی بن جائیں تو پھر آہستہ آہستہ انہیں داڑھی رکھنے، عمامہ سجانے اور شَرعی پَردہ کرنے کی دعوت دیجیے۔ اَلبتہ اگر آپ کا غالِب گمان ہو جائے کہ میں کہوں گا تو میری بات مان لیں گے تو اب داڑھی رکھنے یا پَردہ کرنے کا بولنا لازِم ہے مگر عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔

اِسی طرح اگر کسی غیر جانبدار (Neutral) نوجوان کو مَدَنی ماحول سے وابستہ کرنا ہو تو اُسے بھی اِبتداءً نماز پڑھنے کی تَرغیب دِلایئے، جب وہ نماز کا پابند ہو جائے تو پھر آہستہ آہستہ اسے داڑھی رکھنے، عمامہ سجانے اور زُلفیں بڑھانے پر آمادہ کیجیے۔ اگر آپ نے اِبتداءً ہی داڑھی رکھنے، عمامہ سجانے اور زُلفیں بڑھانے پر زور دیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ بدظن ہو جائے اور آئندہ آپ سے مُلاقات کرنے سے بھی کترائے۔ (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) میرے پاس کئی اسلامی بھائی نئے نئے لوگوں کو لاتے اور مُلاقات

کرواتے ہیں، پھر دورانِ مُلاقات انہیں اپنے آگے رکھ کر میری طرف اِشارہ کرتے ہیں کہ انہیں داڑھی رکھنے اور عمامہ باندھنے کا کہہ دو، میں ان اسلامی بھائیوں کو کان میں بولتا ہوں کہ انہیں پہلے نماز کی دعوت تو دو، جب یہ نمازی بن جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ داڑھی بھی رکھ لیں گے، عمامہ بھی سجالیں گے اور زُلفیں بھی بڑھالیں گے۔ ہاں اگر آپ کا غالِب گمان ہو جائے کہ میں کہوں گا تو میری بات مان لیں گے تو اب داڑھی رکھنے کا بولنا واجِب ہے مگر عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ
تم آ جاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے
نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش)

گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے 19 مَدَنی پھول

سُوال: گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے مَدَنی پھول بیان فرمادیجیے۔

جواب: گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے لیے مُندرجہ ذیل 19 مَدَنی پھولوں پر عمل کرنے کی عادت بنایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہو جائے گا۔(۱) گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجیے۔(۲) والِدہ یا والِد صاحِب کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جایئے۔(۳) دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والِد

www.dawateislami.net

صاحِب کے اور اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔ (۴) والِدَین کے سامنے آواز دِھیمی رکھیے، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملایئے، نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات چیت کیجیے۔ (۵) ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شَرع نہ ہو فوراً کر ڈالیے۔ (۶) سنجیدگی اپنایئے۔ گھر میں تُو تکار، اَبے تَبے اور مذاق مسخری کرنے، بات بات پر غُصّے ہو جانے، کھانے میں عیب نکالنے، چھوٹے بہن بھائیوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلجھنے، بحثیں کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادَتیں ہوں تو اپنا رَوَیّہ یکسر تبدیل کر دیجئے، ہر ایک سے مُعافی تَلافی کر لیجیے۔ (۷) گھر میں اور باہر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کے اندر بھی ضَرور اِس کی بَرَکتیں ظاہِر ہوں گی۔ (۸) ماں بلکہ بچّوں کی امّی ہو تو اُسے نیز گھر (اور باہَر) کے ایک دن کے بچّے کو بھی "آپ" کہہ کر ہی مخاطِب ہوں۔ (۹) اپنے محلے کی مسجِد میں عشا کی جماعت کے وَقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جایئے۔ کاش! تہجُّد میں آنکھ کُھل جائے وَرنہ کم از کم نمازِ فجر تو بآسانی (مسجِد کی پہلی صَف میں باجماعت) مُیَسَّر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔ (۱۰) گھر کے اَفراد میں اگر نمازوں کی سُستی، بے پردَگی، فلموں ڈِراموں اور گانے باجوں کا سِلسلہ ہو اور آپ اگر سرپرست نہیں ہیں، نیز ظنِّ غالِب ہے کہ آپ کی نہیں سُنی جائے گی تو بار بار ٹوکا ٹوک کے بجائے، سب کو نَرمی کے ساتھ مکتبۃُ المدینہ سے جاری شُدہ سُنّتوں بھرے بیانات کی آڈیو / وِڈیو کیسٹیں سُنایئے اور مَدَنی چینل دِکھایئے،

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ "مَدَنی نتائج" بر آمد ہوں گے۔(۱۱) گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صَبر صَبر اور صَبر کیجیے۔ اگر آپ زَبان چلائیں گے تو "مَدَنی ماحول" بننے کی کوئی اُمّید نہیں بلکہ مَزید بِگاڑ پیدا ہو سکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضِدّی بنا دیتا ہے۔(۱۲) مَدَنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ فیضانِ سُنَّت کا دَرس ضَرور ضَرور ضَرور دیجیے یا سُنیے۔(۱۳) اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لیے دِل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتے رہیے کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔[1] (۱۴) سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذِکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والِدَین کا ذِکر ہے وہاں ساس اور سُسَر کے ساتھ وُہی حُسنِ سُلوک بجا لائیں جبکہ کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو۔ہاں یہ اِحتیاط ضَروری ہے کہ بہو سُسر کے اور داماد ساس کے ہاتھ پاؤں چومنے سے بچے۔(۱۵) مَسائِلُ القرآن صَفحَہ 290 پر ہے: ہر نَماز کے بعد یہ دُعا اوّل و آخر دُرُود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بال بچے سُنَّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہو گا۔(دُعا یہ ہے:) اَللّٰھُمَّ ﴿ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۝۷۴ ﴾[2] ("اَللّٰھُمَّ" آیتِ قرآنی کا حصّہ نہیں)

مدینہ

1 ...... مستدرک حاکم، کتاب الدعاء... الخ، الدعاء سلاح المومن وعماد الدین، ۲/۱۶۲، حدیث: ۱۸۵۵

2 ...... ترجمۂ کنزالایمان: اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔ (پ۱۹، الفرقان: ۷۴)

www.dawateislami.net

(۱۶) نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہو تو 11 یا 21 دن تک اُس کے سِرہانے کھڑے ہو کر یہ آیاتِ مُبارَکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھیے کہ اُس کی آنکھ نہ کُھلے: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿بَلۡ ہُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ ﴿۲۱﴾ فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾﴾ [1] (اوّل و آخر ایک مرتبہ دُرُود شریف) یاد رہے! بڑا نافرمان ہو تو سوتے سوتے سرہانے وظیفہ پڑھنے میں اس کے جاگنے کا اَندیشہ ہے خُصُوصًا جبکہ اس کی نیند گہری نہ ہو، یہ پتا چلنا مشکل ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں یا سو رہا ہے لٰہذا جہاں فتنے کا خوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے، خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔ (۱۷) نیز نافرمان اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لیے تا حُصُولِ مُراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے "یَاشَھِیۡدُ" 21 بار پڑھیے۔ (اوّل و آخر ایک بار دُرُود شریف)۔

(۱۸) مَدَنی اِنعامات کے مُطابِق عمل کی عادت بنایئے اور گھر کے جن اَفراد کے اندر نَرم گوشہ پائیں اُن میں اور آپ اگر باپ ہیں تو اَولاد میں نرمی اور حِکمتِ عملی کے ساتھ مَدَنی اِنعامات کا نَفاذ کیجیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے گھر میں مَدَنی اِنقلاب بَرپا ہو جائیگا۔ (۱۹) پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر کر کے گھر والوں کے لیے بھی دُعا کیجیے۔ مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت سے بھی گھروں میں مَدَنی ماحول بننے کی مَدَنی بہاریں سننے کو ملتی ہیں۔

---

1 ...... ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں۔ (پ ۳۰، البروج: ۲۱-۲۲)

www.dawateislami.net

تنظیمی سوچ کیسے اَپنائی جائے؟

سُوال: تنظیمی سوچ کسے کہتے ہیں نیز تنظیمی سوچ کیسے اَپنائی جائے؟

جواب: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مَرکز کی طرف سے ملنے والے اُصُول و ضَوابط اور مَدَنی پُھولوں کے مُطابِق عمل بجا لانے کو ”تنظیمی سوچ“ کہتے ہیں۔ تنظیمی سوچ اپنانے کے لیے مَدَنی مَرکز کی اِطاعت بہت ضَروری ہے۔ جب تک مَدَنی مَرکز آپ کو شَریعت کے مُطابق کوئی بھی مَدَنی کام کرنے کو کہے، بِلاچون و چرا اس کام کو بجالائیے۔ کسی بھی تحریک یا اِدارے کے ذِمّہ دار کی اَہم ترین خصوصیت اِطاعت کو ہی سمجھا جاتا ہے۔ جس میں اِطاعت کا ذہن نہیں ہو گا تو ہو سکتا ہے کہ تَرکِ اِطاعت کی عادت کی وجہ سے ایسی ہدایات کی بھی خِلاف وَرزی کر بیٹھے جنہیں پورا کرنا شَرعاً بھی واجِب ہو۔ ایسے ذِمّہ دار کی اَہمیت آہستہ آہستہ تحریک یا اِدارے کے نزدیک بھی ختم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر ہر کوئی اپنی اپنی سمجھ کے مُطابق کام کرنے لگے گا تو اس کا نقصان اِجتماعی طور پر تحریک کو بَرداشت کرنا پڑے گا، عموماً ہر شخص صرف اپنے ذہن کے مُطابق سوچتا ہے جبکہ مَدَنی مَرکز دُنیا بھر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرتا ہے لہٰذا ہر ایک کو تنظیمی سوچ اَپناتے ہوئے مَدَنی مَرکز کے دِیئے ہوئے اُصُول و ضَوابط اور مَدَنی پُھولوں کے مُطابق مَدَنی کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

www.dawateislami.net

تنظیمی ترکیب کے مُطابِق مَدَنی کام کیجیے

مَدَنی ماحول سے وابستہ ائمہ کرام کو بھی چاہیے کہ وہ سر پر عمامے شریف کا تاج سجاتے ہوئے تنظیمی ترکیب کے مُطابق مَدَنی کام کریں۔ اپنے بیانات تنظیمی ترکیب کے مُطابق مثبت اَنداز میں کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرکتیں آپ خود دیکھ لیں گے۔ دعوتِ اسلامی بننے سے قبل جب میں بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے میٹھادر کی ”نُور مسجد“ میں اِمامت کیا کرتا تھا تو اس وقت میرے بیان کرنے کا اَنداز بھی موجودہ تنظیمی ترکیب کے مُطابق نہ تھا تو مجھے سُننے والے بھی گنتی کے چند اَفراد ہوتے تھے۔ پھر جب عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا آغاز ہوا تو میں نے اپنا اَندازِ بیان تبدیل کرتے ہوئے مثبت اور اِصلاحی انداز اِختیار کیا، جس کی بَرکت سے لوگ آہستہ آہستہ قریب آتے گئے اور یہ کارواں بڑھتا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی دُنیا بھر میں دھومیں مچی ہوئی ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کا آغاز ایک مسجد سے ہوا اور ایک مسجد کے امام نے ہی شروع کیا۔ مَدَنی ماحول سے وابستہ ائمہ کرام کو چاہیے کہ وہ تنظیمی سوچ اپناتے ہوئے مَدَنی مرکز کے طریقۂ کار کے مُطابق اپنے علاقے میں مَدَنی کاموں کی دھومیں مچائیں۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر شِرکت فرمائیں، نیز ہفتے میں ایک دِن مَدَنی دورہ میں شِرکت

www.dawateislami.net

فرمائیں۔ دَرس و بیان میں ترغیب دِلا کر، اِنفرادی کوشش فرما کر ہر ماہ تین دن کے سُنَّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ خود بھی سفر کریں اور دوسروں کو بھی سفر کروائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچ جائیں گی۔

فَرد قائم ربطِ مِلَّت سے ہے تنہا کچھ نہیں

موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

آزمائش کے بجائے عافیت طلب کیجیے

سُوال: "فُلاں کی بیماری مجھے لگ جائے اور وہ صحتیاب ہو جائے" ایسی دُعا کرنا کیسا ہے؟

جواب: کسی مصیبت زدہ یا بیمار شخص کو دیکھ کر عافیت کی دُعا مانگنی چاہیے جیسا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو کوئی مصیبت میں مبتلا آدمی کو دیکھ کر یہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا (یعنی اللہ پاک کا شکر ہے اس نے مجھے اس سے عافیت بخشی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے مجھے بہت ساری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔) تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عافیت طَلَب کرنے سے زیادہ کوئی سُوال محبوب نہیں۔[2]

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا رای مبتلی، ۵/۲۷۲، حدیث: ۳۴۴۲ دار الفکر بیروت

2 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، باب (ت: ۸۹) ۵/۳۰۶، حدیث: ۳۵۲۶ ملخصاً

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کو بَواسیر کا مَرض لاحق ہوا تو دن رات خون بہتا رہتا، یہاں تک کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حدیث پڑھانے بیٹھتے طَشت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نیچے رکھا ہوتا اس میں خون کے قطرے گرتے رہتے۔ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دُعا کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر اس میں تیری رضا ہے تو تُو مزید اِضافہ کر دے۔" یہ بات آپ کے شیخ حضرتِ سَیِّدُنا اِمام مُسْلِم بِن خالِد زَنجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے سُنی تو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: اے محمد! ایسا نہ کہو بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کی دُعا مانگو کیونکہ میں اور تم مصیبت بَرداشت کرنے (یعنی آزمائش واِمتحان) کے قابِل نہیں۔[1]

بسا اوقات انسان اپنے لیے یا کسی اور کے لیے کوئی آزمائش طَلَب کرتا ہے پھر جب اس آزمائش میں اسے مبتلا کر دیا جاتا ہے تو صبر کرنا اِنتہائی دُشوار ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا سَمْنُون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ایک مرتبہ اپنے لیے آزمائش طَلَب کرتے ہوئے یہ شعر کہا:

وَلَیْسَ لِیْ فِیْ سِوَاكَ حَظٌّ
فَکَیْفَ مَا شِئْتَ فَاخْتَبِرْنِیْ

یعنی میرے لیے تیرے غیر میں کوئی حصّہ نہیں پس تو جس طرح چاہے مجھے آزمالے۔

اِس کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا سَمْنُون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ قبض کی بیماری میں مبتلا ہو

مدینہ

1 ...... تنبیہ المغترین، الباب الاول من اخلاق السلف الصالح... الخ، ص ۴۵ دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

گئے اور (تکلیف کے مارے) مدرسوں کے دروازوں پر جاتے اور بچوں سے کہتے اپنے (امتحان میں پورا نہ اُترنے والے) جھوٹے چچا کے لیے دُعا کیا کرو۔[1] لٰہذا مصیبت و بیماری میں مبتلا آدمی کو دیکھ کر "فُلاں کی بیماری مجھے لگ جائے اور وہ صحتیاب ہو جائے" کہنے کے بجائے اللہ پاک سے اس کی صحتیابی اور اپنے لیے عافیت کی دُعا کرنی چاہیے۔ اللہ پاک ہم سب کی ظاہری باطنی، جسمانی روحانی بیماریاں دُور فرما کر ہمیں صحت، تندرستی، عافیت اور نیکیوں والی زندگی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

"آپ کو میری عمر لگ جائے" کہنا کیسا؟

سُوال: "آپ کو میری عمر لگ جائے" کہنا کیسا ہے؟

جواب: کسی کو کہنا کہ "آپ کو میری عمر لگ جائے" اس میں حَرَج نہیں کیونکہ اس سے عقیدت و محبت کا اِظہار اور لمبی عمر کی دُعا دینا مقصود ہوتا ہے، اَلبتہ اس کے بجائے یوں کہا جائے تو زیادہ اچھا ہے کہ "اللہ پاک آپ کو درازی عمر بالخیر عطا فرمائے کیونکہ اللہ پاک بغیر کسی کی عمر گھٹائے بھی دوسرے کو درازئ عمر دینے پر یقیناً قادِر ہے اور بندوں کی دُعاؤں سے عمریں گھٹتی اور بڑھتی بھی ہیں جیسا کہ مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر ایک ہزار سال تھی (جبکہ داؤد علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ

مدینہ

1 ...... احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، بیان فضل النعمۃ علی البلاء، ۴/ ۱۶۵ دار صادر بیروت

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عمر ساٹھ سال تھی)، آپ نے (یعنی آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں) عرض کیا کہ میری عمر نو سو ساٹھ سال کر دے اور داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر پورے سو سال۔ یہ دُعا رب نے قبول فرمالی۔ معلوم ہوا کہ نبی کی دُعا سے عمریں گھٹ بڑھ جاتی ہیں، ان کی شان تو بہت اَرفع ہے شیطان کی دُعا سے اس کی عمر بڑھ گئی کہ اُس نے عرض کیا تھا: ﴿رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ(۷۹)﴾ (پ۲۳، صٓ: ۷۹) (ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب ایسا ہے تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ اٹھائے جائیں۔) رب تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَۙ(۸۰)﴾ (پ۲۳، صٓ: ۸۰) (ترجمۂ کنزالایمان: تو مہلت والوں میں ہے۔) ﴿فَاِنَّكَ﴾ کی "ف" سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زیادتی عمر اس کی دُعا سے ہوئی۔ رہی وہ آیتِ کریمہ: ﴿اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ(۴۹)﴾ (پ۱۱، یونس: ۴۹) (ترجمۂ کنزالایمان: جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔) وہ اس حدیث کے خِلاف نہیں کیونکہ آیت میں تقدیرِ مُبْرَم یعنی علمِ اِلٰہی کا ذِکر ہے اور یہاں تقدیرِ مُعَلَّق کی تحریر کا ذِکر یا آیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے اِختیار سے اپنی عمر کم و بیش نہیں کر سکتا اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بندوں کی دُعا سے عمریں رب گھٹا بڑھا دیتا ہے۔ آخر عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مُردوں کو زندہ فرماتے تھے انہیں آپ کی دُعا سے نئی عمریں مل جاتی

www.dawateislami.net

تھیں سچ ہے دُعا سے تقدیر پلٹ جاتی ہے۔[1]

کِن کِن بُزُرگوں سے خِلافت ملی؟

سُوال: حُضور! آپ کو کن کن بزرگوں سے خِلافت حاصِل ہے؟

جواب: (شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ! مجھے چاروں سَلاسِل (یعنی سلسلۂ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ) کے بزرگوں سے خِلافت حاصِل ہے۔ سب سے پہلے حضرتِ علّامہ حافِظ عبدُ السّلام فتح پوری قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جو قُطبِ مدینہ حضرتِ علّامہ مولانا ضیاءُ الدِّین احمد مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے وکیل و خلیفہ تھے انہوں نے کولمبو (سی لنکا) میں گیارہ رَبیع الآخر ۱۳۹۹ھ مُطابق 10 مارچ 1979ء کو اپنی خِلافت اور سَیِّدی قُطبِ مدینہ حضرتِ مولانا ضیاءُ الدِّین احمد مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی وَکالت عطا فرمائی ہے۔ پھر مفتیٔ اعظم پاکستان، وَقارُ الْمِلَّت حضرتِ مولانا مفتی محمد وَقارُ الدِّین قادِری رَضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بھی خِلافت دی ہے، شارِحِ بخاری، فقیہِ اعظم ہند مفتی محمد شَریفُ الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے سَلاسِلِ اَربعہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کی خِلافت و کُتُبِ اَحادیث وغیرہ کی اِجازت بھی عطا فرمائی ہے، اس کے علاوہ جانشینِ سَیِّدی قُطبِ مدینہ حضرت مولانا فَضلُ الرَّحمٰن اَشرفی قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بھی اپنی خِلافت اور حاصِل شُدہ

مدینہ

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/۱۱۸ تا ۱۱۹ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

اَسانید و اِجازات سے نوازا ہے۔

سلسلۂ قادریہ میں بیعت کروانے کی وجہ

سُوال: چاروں سَلاسِل میں خِلافت حاصِل ہونے کے باوجود آپ صرف سلسلۂ قادِریہ میں ہی بیعت کرواتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) سلسلۂ قادِریہ میں بیعت کروانے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ سلسلہ دِیگر سَلاسِل سے **افضل** ہے جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بِلاشُبہ خاندانِ اَقدس قادری تمام خاندانوں سے **افضل** ہے کہ حضور پُرنور سَیِّدُنا غوثُ الْاَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَفضلُ الْاَولیاء و اِمامُ الْعُرَفاء و سَیِّدُ الْاَفراد و قطبِ اِرشاد ہیں۔[1]

دوسری وجہ یہ ہے کہ میرا مُشاہدہ ہے کہ شجرۂ قادریہ رضویہ کے تمام اَوراد و وَظائف تمام اسلامی بھائی مکمل نہیں پڑھ پاتے تو جب چاروں سَلاسِل میں بیعت کریں گے تو چاروں کے اَوراد و وَظائف کیونکر پڑھ پائیں گے؟ لٰہذا چاروں سلسلوں میں بیعت ہونے کی خواہش کے بجائے بہتر یہ ہے کہ "یَکْ دَرْ گِیْر مُحْکَمْ گِیْر یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ" پر عمل کرتے ہوئے ایک ہی سلسلے میں بیعت ہو کر اسی کے تمام اَوراد و وَظائف پڑھ لیے جائیں۔ ہر

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۶۸

www.dawateislami.net

اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ مَدَنی اِنعام پر عمل کرتے ہوئے شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ کے اَوراد و وَظائف پڑھنے کا معمول بنائے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی بے شمار بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اُٹھا
قدرِ عبدُالقادر قدرت نُما کے واسطے (حدائقِ بخشش)

بچپن میں خِلافت

سُوال: حضور! کیا کسی کو بچپن میں بھی خِلافت ملی ہے؟

جواب: جی ہاں! کئی مَشائخ کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام ایسے ہیں جنہیں بچپن ہی میں خِلافتیں ملیں ہیں۔ انہیں ہستیوں میں سے ایک شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم ہند حضرتِ علّامہ مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بھی ہیں جنہیں ایامِ شِیرخوارگی میں ہی خِلافت مِل گئی تھی۔ چُنانچہ جب آپ کی عمر چھ ماہ تھی اس وقت حضرت شاہ اَبُو الْحُسَیْن احمد نوری میاں مارہروی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بریلی تشریف لائے، حضرت مفتیٔ اعظم کو گود میں لے کر مُرید کیا، پھر اپنا لُعابِ دَہن اَنگشتِ شہادت سے نومولود کے دَہن میں ڈال کر دیر تک دُعاؤں سے نوازتے رہے اور خاندانِ بَرَکات کے سارے تیرہ سَلاسِل کی اِجازت و خِلافت مَرحمت فرمائی۔ آپ نے فرمایا: یہ بچہ مادر زاد ولی ہے، فیض کے دریا بہائے گا۔[1]

مدینہ

1 ...... جہانِ مفتیٔ اعظم، ص ۱۸۳ ملخصاً رضا اکیڈمی ممبئی

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَولیائے کاملین رَحِمَھُمُ اللهُ الْمُبِیْن کی بھی کیا خوب شانیں ہیں، ان نُفُوسِ قُدسِیہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آئندہ پیش آنے والے حالات و واقعات مُنکشِف ہو جاتے ہیں اور یہ حضرات پہلے ہی سے ان حالات و واقعات کی خبر دے دیتے ہیں جیسا کہ ولیٔ کامِل حضرتِ سَیِّدُنا شاہ اَبُوالْحُسَیْن احمد نوری میاں مارہروی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی نے شہزادۂ اعلیٰ حضرت کے متعلق پہلے ہی سے پیشن گوئی فرمادی تھی۔ چنانچہ آپ کی دی ہوئی غیبی خبر کی صداقت دُنیا نے اس وقت دیکھی کہ جب شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا محمد مصطفٰے رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ہدایت کے دَرَخْشندہ ستارے بن کر آسمانِ ولایت پر چمکے اور لاکھوں ظُلمت کدوں میں بھٹکنے والوں کو راہِ راست پر لگا دیا۔ انہیں خدمات کی بدولت عُلمائے کِرام نے آپ کو ''مفتیٔ اعظم ہند'' کے لقب سے یاد کیا۔

مفتیِ اعظم بڑی سرکار ہے
جبکہ ادنیٰ سا گدا عطّار ہے
مفتیِ اعظم سے ہم کو پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے (وسائلِ بخشش)

کیا اَولیائے کِرام کو غیب کا عِلم ہوتا ہے؟

سُوال: کیا اَولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللهُ السَّلَام کو بھی علمِ غیب حاصِل ہوتا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! اللہ پاک کی عطا اور اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فیضان سے اَولیائے عُظّام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو بھی غیب کا علم حاصِل ہوتا ہے اور وہ غیب کی خبریں بتاتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے اَخبارُ الاَخیار میں حُضور غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کا یہ اِرشاد نقل کیا ہے: اگر شریعت نے میرے مُنہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے؟ میں تمہارے ظاہِر و باطِن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں (آر پار نظر آنے والے) شیشے کی طرح ہو۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا شاہ وَلِیُّ اللہ مُحدّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میرے والدِ ماجد حضرتِ شاہ عبدُ الرَّحیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں ایک بار خواجہ قُطبُ الدِّین بختیار کاکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکَافِی کے مَزارِ پُر اَنوار کی زیارت کے لیے گیا۔ اُن کی رُوحِ مُبارک ظاہر ہوئی اور فرمایا: "تمہارے یہاں فرزند پیدا ہو گا اُس کا نام قُطبُ الدِّین احمد رکھنا۔" چُونکہ زوجہ بڑھاپے کو پہنچ گئی تھیں اس لیے میں نے خیال کیا شاید اِس اِرشاد سے مُراد بیٹے کا بیٹا (یعنی پوتا) ہو گا۔ خواجہ قُطبُ الدِّین بختیار کاکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکَافِی میرے اِس دِلی خیال پر فوراً مطلع ہو گئے اور فرمایا: "میری یہ مُراد نہیں ہے بلکہ وہ فرزند تمہاری صُلب سے ہو گا۔" شاہ وَلِیُّ اللہ صاحب مزید فرماتے ہیں: والدِ ماجِد نے ایک مُدّت

مدینہ

1 ...... اخبار الاخیار، ص ۱۵ فاروق اکیڈمی گمبٹ

www.dawateislami.net

کے بعد دوسری خاتون سے عَقد (یعنی نکاح) فرمایا تو یہ کاتِبُ الْحُرُوف فقیر وَلِیُّ اللہ پیدا ہوا۔ شروع میں یہ واقعہ یاد نہ رہا تو وَلِیُّ اللہ نام رکھ دیا اور کچھ عرصہ کے بعد یاد آیا تو دوسرا نام (خواجہ قُطبُ الدِّین بختیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کے فَرمان کے مُطابِق) قُطبُ الدِّین اَحمد رکھا۔[1]

لوحِ محفوظ اَولیائے کِرام کے پیشِ نظر

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجدِّدِ دِین و مِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے غُلاموں کو یہ مَرتبہ عنایت فرمایا۔ ایک بزرگ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) فرماتے ہیں: ”وہ مَرد نہیں جو تمام دُنیا کو مِثل ہتھیلی کے نہ دیکھے۔“ انہوں نے سچ فرمایا اپنے مَرتبہ کا اِظہار کیا۔ ان کے بعد حضرت شیخ بہاءُ الْمِلَّۃِ وَالدِّین نقشبند قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا: ”میں کہتا ہوں مَرد وہ نہیں جو تمام عالَم کو انگوٹھے کے ناخن کی مِثل نہ دیکھے۔“ اور وہ جو نسب میں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صاحبزادے اور نسبت میں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ایک اعلیٰ جاہ کَفش بردار (یعنی بلند رُتبہ غُلام) ہیں اَعنِی (یعنی) حضور سیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قصیدۂ غوثیہ شریف میں اِرشاد فرماتے ہیں:

مدینہ

1 ...... انفاسُ العارفین، ص ۷۹ ملخصاً فضل نور اکیڈمی گجرات

www.dawateislami.net

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا

کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

یعنی میں نے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے تمام شہروں کو مثل رائی کے دانے کے مُلاحظہ کیا۔

اور یہ دیکھنا کسی خاص وقت سے خاص نہ تھا بلکہ عَلَی الْاِتِّصَال (یعنی لگاتار) یہ ہی حکم ہے اور فرماتے ہیں: "اِنَّ بُؤْبُؤَۃَ عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ میری آنکھ کی پتلی لوحِ محفوظ میں لگی ہے۔" لوحِ محفوظ کیا ہے؟ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ كُلُّ صَغِیْرٍ وَّ كَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ(۵۳)﴾ (پ۲۷، القمر: ۵۳) ترجمۂ کنزالایمان: "اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔" اور فرماتا ہے: ﴿مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ﴾ (پ۷، الانعام: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: "ہم نے کتاب میں کوئی شے اُٹھا نہ رکھی۔" اور فرماتا ہے: ﴿وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ(۵۹)﴾ (پ۷، الانعام: ۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: "کوئی تر و خشک ایسا نہیں جو کتابِ مُبین میں نہ ہو۔" تو جب لوحِ محفوظ کی یہ حالت کہ اس میں تمام کائنات روزِ اوّل سے روزِ آخر تک محفوظ ہیں تو جس کو اس کا عِلم ہو، بے شک اسے ساری کائنات کا عِلم ہو گا۔[1] حضرتِ مولانا رُوم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَیُّوْم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

لَوحِ محفوظ اَست پیشِ اَولیا

اَز چِہ محفوظ اَست محفوظ اَز خطا

[1] ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

یعنی لوحِ محفوظ اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے پیشِ نظر رہتی ہے اور جو کچھ اس میں محفوظ ہے وہ خطا سے محفوظ ہے۔

سیّدی قُطبِ مدینہ سے بیعت

سُوال: سیّدی قُطبِ مدینہ حضرتِ مولانا ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے آپ کس طرح بیعت ہوئے؟

جواب: (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دِین و مِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے مجھے شروع ہی سے بے حد عقیدت و محبت تھی، اس عقیدت و محبت کی بِنا پر مجھے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے سلسلے میں داخِل ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ اس وقت اگرچہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم ہند رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حیات تھے مگر ان سے بیعت ہونے کی صورت میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت میرے دادا پیر نہ بنتے اس لیے کہ حضور مفتیٔ اعظم ہند رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے مُرید نہ تھے بلکہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے اپنے دونوں شہزادوں کو ولیٔ کامِل حضرتِ سَیِّدُنا شاہ اَبُو الْحُسَیْن احمد نوری میاں مارہروی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا مُرید کروایا تھا۔

اس وقت دِیگر مَشائخِ اہلسنّت کی بھی کمی نہ تھی مگر مُرید ہونے کے لیے شَیْخُ الْفَضِیْلَت، آفتابِ رَضویت، مُرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، میزبانِ مہمانانِ مدینہ،

www.dawateislami.net

قُطبِ مدینہ، حضرتِ علّامہ مولانا ضیاءُ الدّین اَحمد مَدَنی قادِری رَضَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہی کی ہستی توجہ کا مَرکز بنی کیونکہ اس مُقدَّس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت سے نسبت ہو جاتی تھی اور اس ”ہستی“ میں ایک کشش یہ بھی تھی کہ اس پر براہِ راست گنبدِ خضرا کا سایہ پڑ رہا تھا یعنی مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں ہی ان کی رہائش تھی۔

جب میں نے ان سے بیعت ہونے کا اِرادہ کیا تو ایک دوست نے کہا کہ تم نے قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہی نہیں ہے تو بِن دیکھے تصوُّرِ شیخ کیسے کرو گے؟ تو جواب میں بے ساختہ میرے مُنہ سے یہ اَلفاظ نکلے کہ شیخِ کامِل تو خواب میں بھی زیارت کروا سکتے ہیں! (لیکن اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ خواب میں اگر کسی پیر صاحب کی زیارت نہ ہو تو وہ پیرِ کامل نہیں۔) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی رات خواب میں مجھے ایک بزرگ کی زیارت ہوئی، ان کا حُلیہ جب میں نے خلیفۂ قُطبِ مدینہ حضرت مولانا قاری مُصْلِحُ الدّین قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے سامنے بیان کیا تو انہوں نے تصدیق فرمائی کہ وہ زیارت کروانے والے بزرگ سَیِّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تھے۔

میری عقیدت مَزید بڑھ گئی اور میں نے مُرید ہونے کے لیے زائرینِ مدینہ (یعنی مدینے جانے والوں) کے ہاتھ کئی خُطُوط بھیجے لیکن سَیِّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی طرف سے یہی جواب آتا کہ ہم اس طرح مُرید نہیں کرتے، اگر

www.dawateislami.net

اسے تڑپ ہو گی تو خود ہی آ جائے گا۔ اب تڑپ تو تھی مگر وہاں جانے کے اَسباب نہ تھے۔ غرض اسی کشمکش میں ایک سال پانچ دن کا عرصہ گزر گیا۔ پھر ایک بار خواب میں سَیِّدی قُطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت ہوئی، میری طَلَب میں مَزید اِضافہ ہو گیا کہ مُرید بھی نہیں کرتے اور زیارت بھی کرواتے ہیں۔ پھر دوسرے دن ایک زائرِ مدینہ کے خَط کے ذَریعے مجھے خوشخبری ملی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سمیت کچھ دوسرے اَشخاص کو مُرید کر لیا گیا ہے۔

ضیاء پیر و مُرشِد مِرے رہنما ہیں
سُرورِ دِل و جاں مِرے دِلرُبا ہیں
مُنوَّر کریں قلبِ عطّار کو بھی
شہا! آپ دِینِ مُبیں کی ضیا ہیں (وسائلِ بخشش)

بیعت ہونے کا مقصد

سُوال: پیرِ کامِل سے بیعت کِن اَغراض کے حُصُول کے لیے ہونی چاہیے؟

جواب: پیرِ کامِل سے بیعت ہونے کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اس کے ذَریعے ایمان کی حفاظت ہو اور اُمورِ آخرت میں اس کی راہ نمائی اور باطنی توجُّہ کی بَرَکت سے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الْاَنام کے مُطابق زندگی گزارنے کی سعادت نصیب ہو۔ موجودہ زمانے میں بیشتر لوگوں نے ”پیری مُریدی“ جیسے اَہم منصب کو

محض حُصُولِ دُنیا کا ذَرِیعہ بنا رکھا ہے۔ بیشمار بد عقیدہ اور گمراہ لوگ بھی تَصَوُّف کا ظاہری لِبادہ اوڑھ کر لوگوں کے دِین و ایمان کو بَرباد کر رہے ہیں لٰہذا مُرید ہوتے وقت مُرشِدِ کامِل کی پہچان کو پیشِ نظر رکھنا ضَروری ہے تاکہ بیعت ہونے کے مَقاصِد پورے ہوں اور ان مُقَدَّس ہستیوں کی بَرَکت سے سفرِ آخرت کی مَنازِل آسان ہوں۔(1)

مَسائِل حَل نہ ہونے کی بِنا پر پیر بدلنا دُرُست نہیں

افسوس! صَد کروڑ افسوس! فی زمانہ بیعت سفرِ آخرت کی مَنازِل میں آسانی ہونے کے بجائے فقط دُنیوی اَغراض کے لیے کی جاتی ہے۔ بیعت ہونے کے بعد پیر صاحب کی طرف سے نوکری یا دُنیوی عُہدہ ملنے کی صورت میں خوب پیر صاحب کی واہ واہ ہوتی ہے مگر بیماری، تنگدستی و بے روزگاری اور دِیگر مَصائِب دُور نہ ہونے کی صورت میں پیر صاحِب کے کامِل ہونے میں شکوک و شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں اور بعض تو بد ظن ہو کر بیعت تک توڑ دیتے ہیں۔ (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) ایک مرتبہ ایک صاحِب میرے پاس آئے دَورانِ مُلاقات کہنے لگے کہ میں فُلاں پیر صاحب کا مُرید تھا، انہوں نے میرے

---

(1) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ایسے شخص سے بیعت کا حکم ہے جو کم از کم یہ چاروں شرطیں رکھتا ہو: اوّل: سُنّی صَحِیحُ الْعَقِیدہ ہو۔ دوم: علمِ دِین رکھتا ہو۔ سوم: فاسِق نہ ہو۔ چہارم: اس کا سِلسلہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک مُتصل ہو، اگر ان میں سے ایک بات بھی کم ہے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کی اجازت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۶۰۳)

www.dawateislami.net

مَسائِل حَل نہیں کیے، اس لیے میں نے ان کی بیعت توڑ دی ہے آپ مجھے اپنا مُرید بنالیں۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ دُنیوی مَسائِل حَل کروانے کے لیے کسی کو پیر نہیں بنایا جاتا بلکہ پیر بنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایمان کی حفاظت ہو اور پیرِ کامل کی توجُّہ کی بَرَکت سے اُخْرَوی معاملات آسان ہوں لِہٰذا دُنیوی مَسائِل حَل نہ ہونے کی بِنا پر پیر بدلنا دُرُست نہیں ہے۔

دوسروں کے فیض کو اپنے مُرشِد ہی کا فیض سمجھیے

بیعت ہونے کے بعد اگر مَسائِل حل نہ ہوں اور بیماریاں و پریشانیاں دُور نہ ہوں تو بد ظن ہونے کے بجائے یوں ذہن بنانا چاہیے کہ میرے لیے اسی میں بہتری ہوگی، ہو سکتا ہے کہ ان معمولی مَسائِل کی بدولت بڑی بڑی آفات ٹل گئی ہوں۔ جو کچھ فیض پہنچے اسے اپنے مُرشِد کا طفیل سمجھے، اگر کسی دوسرے بُزرگ سے فیض پہنچے تب بھی اسے اپنے مُرشِد ہی کا فیض تصوُّر کرے۔ اس ضِمن میں ایک حِکایت مُلاحظہ کیجیے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا نِظامُ الْحق وَالدِّین محبوبِ الٰہی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں تین دَرویش حاضِر ہوئے تو ان میں سے ایک کو حضور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے سینے سے لگایا اور جو کچھ باطنی فُیوضات عطا فرمانا تھے عطا فرما دیئے۔ اس پر وہ دَرویش وَجد میں جھومنے لگا اور کہنے لگا کہ میرے مُرشِدِ کامِل نے مجھے نعمت عطا فرمائی ہے۔ حاضِرین اس سے کہنے لگے کہ بیوقوف! جو کچھ تجھے ملا وہ تو حضرت محبوبِ الٰہی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا

www.dawateislami.net

عطا کیا ہوا ہے۔ یہاں تک تو بالکل خالی آیا تھا۔ تو وہ قلندر بولا: ”بے وقوف تم ہو، اگر میرے پیر و مُرشِد نے مجھ پر نظر نہ کی ہوتی تو حضور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھ پر نظرِ کرم کب فرماتے، یہ اسی نظر کا سبب ہے۔“ اس پر حضرتِ نِظَامُ الْحق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: یہ سچ کہتا ہے۔ پھر فرمایا: بھائیو! مُرید ہونا اس سے سیکھو۔ (1)

بس پیر کی جانب ہی میرا دِل یہ لگا ہو
اس دِل میں سِوا پیر کے کوئی نہ بسا ہو

شریعت و طریقت ایک ہی ہیں

سُوال: کیا شریعت و طریقت دو جُدا جُدا راستے ہیں؟

جواب: شریعت و طریقت دونوں کو جُدا جُدا راستے سمجھنا گمراہی ہے۔ بعض جُہّال اپنے آپ کو نماز و روزہ اور شَریعت کے دِیگر اَحکام سے مُسْتَثْنٰی (یعنی الگ) سمجھتے اور اس طرح کی باتیں کرتے سُنائی دیتے ہیں کہ شَریعت کے اَحکام تو اللہ تعالٰی تک پہنچنے کا ذَریعہ تھے اور ہم اللہ تعالٰی تک پہنچ گئے، اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت؟ ہم تو طریقت پر چل رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سنبھل جانا چاہیے کہ ایسی طریقت جو شریعت سے جُدا ہو وہ خُدائے رَحمٰن تک نہیں بلکہ شیطان تک پہنچائے گی، جنّت تک نہیں بلکہ جہنم میں لے جائے گی۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت،

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۶۵ ملخصاً

www.dawateislami.net

امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: شَریعت و طریقت ایک دوسرے سے جُدا اور مختلف راہوں کا نام نہیں بلکہ شَریعت کی اِتباع کیے بغیر خُدا تک پہنچنا مُحال ہے۔ شَریعت راہ کو کہتے ہیں اور شَریعتِ محمدیہ کا معنیٰ ہے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ اور یہ تمام اَحکام جسم و جان و رُوح و قلب و جملہ عُلُومِ اِلٰہیہ و مَعارفِ نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و مَعرفت ہے۔

اِسی طرح طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے نہ کہ پہنچ جانے کا، اب اگر وہ شَریعت سے جُدا ہو تو خُدا تک نہیں بلکہ شیطان تک پہنچائے گی، جنَّت تک نہیں بلکہ جہنم میں لے جائے گی کہ شَریعت کے سِوا سب راہوں کو قُرآنِ عظیم نے باطِل و مَردود فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ طریقت یہی شَریعت اور اسی راہِ روشن کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس میں جو کچھ مُنکشِف ہوتا ہے شریعت ہی کے اِتباع کا صَدقہ ہے ورنہ بے اتباعِ شَرع بڑے بڑے کشف راہبوں، جوگیوں اور سنیاسیوں کو دیئے جاتے ہیں، پھر وہ کشف انہیں دَردناک عذاب اور جہنم کی آگ تک پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ سَیِّدُ الطَّائِفہ حضرتِ سَیِّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی سے عرض کیا گیا کہ ”کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اَحکامِ شریعت تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچنے کا ذَریعہ تھے اور ہم پہنچ گئے اب ہمیں شَریعت کی کیا حاجت؟“ فرمایا: وہ سچ کہتے ہیں، وہ ضَرور پہنچ گئے مگر کہاں تک؟ جہنم تک۔ چور اور زانی ایسے

www.dawateislami.net

عقیدے والوں سے بہتر ہیں۔(پھر اپنے بارے میں اِرشاد فرمایا کہ میں)اگر ہزار برس جیوں تو فرائض و واجبات تو بڑی چیز ہیں، جو نوافل و مستحبات مقرر کر دیئے ہیں بے عُذرِ شَرعی ان میں کچھ کم نہ کروں۔[1]

منزل تک پہنچ جانے کے بعد اگر شَریعت کا اِتباع لازِم و ضَروری نہ ہوتا تو سَیِّدُ الْعالَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اِمامُ الْوَاصِلِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ترکِ بندگی و اِتباعِ شَرع میں سب سے مُقَدَّم ہوتے مگر یہ بات ہرگز نہیں بلکہ جس قدر قُربِ حق زیادہ ہوتا ہے شَرع کی باگیں اور زیادہ سخت ہوتی جاتی ہیں۔سَیِّدُ الْمَعصُومِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات بھر عبادات و نَوافل میں مَشغول اور کارِ اُمَّت کے لیے گِریاں و مَلُول رہتے، نمازِ پنجگانہ تو حضور پر فرض تھی ہی نمازِ تہجد کا ادا کرنا بھی حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر لازِم بلکہ فرض قرار دیا گیا جب کہ اُمَّت کے لیے وہی سُنَّت کی سُنَّت ہے[2]۔[3] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفس و شیطان کی شرارتوں سے محفوظ فرما کر شریعت و سُنَّت کے مُطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمِین

مــدینه

1 ...... الیواقیت و الجواھر، المبحث السادس و العشرون فی بیان...الخ، ۱/۲۰۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۳۸۸-۳۸۹ ملخصاً

3 ...... مزید معلومات کے لیے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا تسہیل شُدہ رسالہ بنام "شریعت و طریقت" اور اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب" کے صفحہ 337 تا 341 کا مُطالعہ کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں اِضافہ ہو گا۔ یہ دونوں کتابیں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کی جا سکتی ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہر کام شَریعت کے مُطابق میں کروں کاش!

یا ربّ تو مبلغ مجھے سُنَّت کا بنا دے (وسائلِ بخشش)

دعوتِ اسلامی بِچھڑوں کو ملاتی ہے

سُوال: اگر کوئی اسلامی بھائی یا عام نوجوان گھر سے بھاگ کر آپ کے پاس آ جائے تو آپ کیا کرتے ہیں؟

جواب: اس طرح کے کئی اَفراد گھر سے بھاگ کر میرے پاس آتے اور اپنی اپنی داستانِ غم نشان سناتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ میرے ساتھ گھر والوں نے یہ کیا، کوئی کہتا ہے میرے ساتھ گھر والوں نے وہ کیا، اَلغرض ہر ایک اپنے مظلوم و بے قصور ہونے کا رونا روتا ہے، پھر جب ان سے تِرچھے سُوالات (Cross Qustions) کیے جاتے ہیں تو ان میں سے اکثریت کی اپنی غلطیاں اور کوتاہیاں سامنے آتی ہیں، مثلاً وہ گھر والوں سے غصّے میں لڑ جھگڑ کر، زبان چلا کر اور جذبات میں آ کر مار دھاڑ کر کے بھاگے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہر گز پناہ نہیں دی جاتی بلکہ انہیں سمجھا بجھا کر، والدین کے حقوق بتا کر اور ان کی شفقتیں یاد دِلا کر گھر والوں سے ملانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ (شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) کئی بار میں نے ایسے اسلامی بھائیوں کو سمجھا کر ان کے والدین کے لیے اس طرح کا

www.dawateislami.net

سِفارش نامہ بھی لکھا ہے کہ "یہ آپ کا بیٹا ہے، جذبات میں آکر بھاگا ہے آپ اس پر شفقت فرمائیے اور اسے معاف کر دیجیے، آئندہ یہ گھر سے نہیں بھاگے گا" اس طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میں نے کئی روٹھے ہوؤں کو منایا اور بچھڑے ہوؤں کو ملایا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر ایک کو اور بِالْخُصُوص مَدَنی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائیوں کو اپنے گھر میں اِس قسم کا ماحول پیدا کرنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ ان غَلَطیوں اور کوتاہیوں کی بِنا پر گھر والے اور دِیگر لوگ بھی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے بد ظن ہوتے ہیں۔ اگر بالفرض گھر والوں کی طرف سے بھی کوئی دِل بَرداشتہ بات ہو جائے تب بھی لڑنے جھگڑنے، مار دھاڑ کرنے اور گھر سے بھاگنے کے بجائے صبر کرنے میں ہی عافیت ہے۔

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا

رہے گا سدا خوشنما مَدَنی ماحول

اے اسلامی بھائی! نہ کرنا لڑائی

کہ ہو جائے گا بدنُما مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش)

مسلمان کو کس کی نقل کرنی چاہیے؟

سُوال: ایک مسلمان کو بحیثیتِ مسلمان کس کی نقل کرنی چاہیے اور کس کی نقل کرنے سے بچنا چاہیے؟

www.dawateislami.net

جواب: دُنیا کا عام دستور ہے کہ اِنسان کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا مطیع و فرمانبردار ہوتا ہے، اُس کی ہر ادا اُسے پیاری لگتی ہے، اس کی عادات و اَطوار اَپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک مسلمان کو بحیثیتِ مسلمان سب سے زیادہ محبت اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہونی چاہیے، پھر اس محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اِنسان اپنی زندگی کو اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہوئے اَحکامات کے مطابق گزارے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو کامیاب زندگی گزارنے کے لیے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱، الاحزاب:۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

جو مسلمان آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جتنی اچھی پیروی کرے گا وہ اُتنا ہی اعلیٰ کامیاب ہو گا اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کو چھوڑ کر شیطان کی پیروی کرے گا اور کفّار کے طور طریقے اپنائے گا وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ غیروں کی نقّالی کرنے، ان کے طور طریقے

www.dawateislami.net

اَپنانے اور ان جیسی شکل و صورت اِختیار کرنے والوں کے لیے عبرت ہی عبرت ہے۔ چنانچہ سُلطانِ اِنس و جان، سرورِ ذِیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جو کسی قوم سے مُشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔(1) ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھاؤ) اور یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔(2) لہٰذا ہمیں ہر ہر معاملے میں غیروں کی نقّالی سے بچتے ہوئے اپنے میٹھے میٹھے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنی چاہیے۔

اسی طرح فیشن کے بال رکھنے کے بجائے زُلفیں رکھنے کی سُنَّت پر عمل کیجیے کہ ہمارے پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج و عمرہ کے احرام سے باہر ہوتے وقت حلق فرمانے کے علاوہ ہمیشہ اپنے سرِ مبارک کے پورے بال رکھے۔(3) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارَک تک تو کبھی کان مبارَک کی لَو تک اور بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارَک شانوں (یعنی کندھوں) کو جھوم جھوم کر چومنے

مدینہ

1 ...... ابو داود، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، ۴/۶۲، حدیث: ۴۰۳۱

2 ...... شرح معانی الآثار، کتاب الکراھۃ، باب حلق الشارب، ۴/۲۸، حدیث: ۶۴۲۲ – ۶۴۲۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت

3 ...... بہارِ شریعت، ۳/۵۸۶، حِصّہ: ۱۶ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

لگتیں۔[1] ہمیں چاہیے کہ موقع بہ موقع تینوں سنتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مطیع و فرمانبردار بنائے اور سُنَّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مطیع اپنا مجھ کو بنا یاالٰہی
سَدا سُنَّتوں پر چلا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

”اِنْ شَآءَ اللّٰہ“ لکھنے کا طریقہ

سُوال: عام تحریروں میں لوگ ”اِنْ شَآءَ اللّٰہ“ لکھتے وقت ”ن“ کو ”ش“ سے ملا کر لکھتے ہیں جبکہ آپ اپنی تحریروں میں ”ن“ کو ”ش“ سے جُدا کر کے لکھتے ہیں اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: ”اِنْ شَآءَ اللّٰہ“ کے اَلفاظ چونکہ قرآنی اَلفاظ ہیں اور اَلفاظِ قرآنی لکھتے وقت حتَّی الْاِمکان میری یہی کوشش ہوتی ہے کہ قرآنی رَسْمُ الْخَط اور اِعراب کے مُطابق ہی لکھے اور پڑھے جائیں۔ قرآنِ کریم میں جہاں بھی ”اِنْ شَآءَ اللّٰہ“ کے اَلفاظ آئے ہیں ہر جگہ ”ن“ ”ش“ سے جُدا ہے اس لیے میں بھی اسی کا اِہتمام کرتا

مــدینہ

[1] ...... شمائل ترمذی، ص ۱۸-۳۴-۳۵ دار احیاء التراث العربی بیروت

ہوں۔ اسی طرح لفظِ "جُمُعَہ" کو عموماً لوگ "جُمْعَہ" پڑھتے ہیں لیکن میں قرآنی اِعراب کا لحاظ کرتے ہوئے "جُمُعَہ" لکھتا اور بولتا ہوں۔ یاد رکھیے! عام بول چال میں اگر کسی لفظ کا غَلَط تلفظ یا اِستعمال ایسا عام ہو جائے کہ عوام و خواص سبھی اسے اپنالیں تو یہی فصیح کہلائے گا جیسا کہ مشہور مقولہ ہے: "غَلَطُ الْعَامِ فَصِیْحٌ یعنی وہ غلط تلفظ جسے پڑھے لکھے لوگوں نے قبول کر لیا ہو وہ فصیح ہے۔" ہاں! اگر فقط عوام ہی میں غَلَط رائج ہو اور خواص میں اس کا دُرُست اِستعمال ہو تو پھر وہ فصیح نہیں مانا جائے گا کیونکہ "غَلَطُ الْعَوَامِ غَیْرُ فَصِیْحٍ یعنی وہ لفظ جسے عوام نے غَلَط تلفظ کے ساتھ بولنا شروع کر دیا ہو وہ فصیح نہیں کہلائے گا۔"

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	کیا اَولیائے کرام کو غیب کا علم ہوتا ہے؟	20
سارے گھر والے نیک کیسے بنیں؟	2	لوحِ محفوظ اَولیائے کرام کے پیشِ نظر	22
مَدَنی ماحول بنانے کا طریقہ	5	سیِّدی قُطبِ مدینہ سے بیعت	24
گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے 19 مَدَنی پھول	7	بیعت ہونے کا مقصد	26
تنظیمی سوچ کیسے اَپنائی جائے؟	11	مَسائل حل نہ ہونے کی بِنا پر پیر بدلنا دُرُست نہیں	27
تنظیمی ترکیب کے مُطابِق مَدَنی کام کیجیے	12	دوسروں کے فیض کو اپنے مُرشِد ہی کا فیض سمجھیے	28
آزمائش کے بجائے عافیت طلب کیجیے	13	شریعت و طریقت ایک ہی ہیں	29
”آپ کو میری عمر لگ جائے“ کہنا کیسا؟	15	دعوتِ اسلامی بچھڑوں کو ملاتی ہے	32
کِن کِن بزرگوں سے خِلافت ملی؟	17	مسلمان کو کس کی نقل کرنی چاہیے؟	33
سلسلۂ قادریہ میں بیعت کروانے کی وجہ	18	”اِنْ شَآءَ اللہ“ لکھنے کا طریقہ	36
بچپن میں خِلافت	19		

www.dawateislami.net

اللہ

صلّوا علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

"اگر سدھرنا چاہتے ہو تو "مدنی انعامات" مضبوطی سے تھام لو۔"

المدینۃ البقیع

۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ

www.dawateislami.net

جُمعہ مبارک اللہ جُمعہ مبارک

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

ارشادِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

توبہ کرنے والوں کی صحبت میں بیٹھو کہ وہ سب سے زیادہ نرم دل ہوتے ہیں۔ (ماہنامہ "فیضانِ مدینہ" بابت ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ)

مدینہ

مکہ

بقیع

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-862-0
0125733

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net